نزھة النظر
(فی شرح حزب النصر)
مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
مُفتی مُحمّد فیض اَحمد اُویسی رضوی
نور اللہ مرقدہٗ
www.FaizAhmedOwaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَحۡمَةً لِّلۡعَالَمِیۡنَ ﷺ

نزهة النظر فی شرح حزب النصر

تصنیف لطیف

شیخ الفضیلت حضرت علامہ شیخ ابوالحسن علی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تا کہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

﴿حرفِ آغاز﴾

زیرِنظر رسالہ "نزهة النظر فی شرح حزب النصر" شیخ الفضیلت حضرت علامہ شیخ ابوالحسن علی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ (وصال ۶۵۶ھ) کے مرتب کردہ مجرب اوراد و وظائف کا ایک خوبصورت گلدستہ ہے جو ضخامت کے اعتبار سے بالکل مختصر ہے مگر جامعیت اور تاثیر کے اعتبار سے ایک طاقتور پہاڑ سے کہیں زیادہ مؤثر ہے جو حاسدین اور دشمنوں سے حفاظت اور منزلِ مقصود کے حصول کے لئے اور ہر جائز کام میں کامیابی کے لئے پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے۔

اس کی جمع اور ترتیب کا کام شیخ القرآن والحدیث فیضِ ملت حضور مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ (وصال ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء) نے ۳۰ جمادی الاول ۱۴۰۸ھ یعنی آج سے چوبیس (۲۴) سال قبل کیا تھا مگر افسوس کہ آپ کی حیاتِ ظاہری میں یہ خزانہ زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر نہ آ سکا۔

اور اب حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی نقشبندی مدظلہ العالی (رئیس دارالحدیث والافتاء جامعۃ النور، نور مسجد، میٹھادر، کراچی) کے حسبِ ارشاد جامعۃ النور کے شعبہ درسِ نظامی کے سینئر مدرس حضرت علامہ حافظ اللہ رحم عبدالمصطفیٰ رضوی صاحب مدظلہ العالی (خطیب و امام شہید مسجد، کھارادر، کراچی) نے اعراب اور لفظوں کی تصحیح کا فریضہ انجام دیا اور جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان نے اس رسالہ کی کمپوزنگ کرائی مگر بزمِ فیضانِ اُویسیہ پاکستان (کراچی) نے اس رسالہ کی کمپوزنگ دوبارہ نئے انداز میں کی اور اب اسے چھاپ کر آپ کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ احقر نے تزئین و آرائش کر کے یہ رسالہ صوفی محمد مقصود حسین قادری نوشاہی اُویسی صاحب کی خدمت میں پیش کیا جو کہ حضرت علامہ اُویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ بھی ہیں اور علماء و مشائخ عظام اور مذہبی اداروں سے رابطہ میں بھی رہتے ہیں اور اس طرح علم کے موتی عوام و خواص تک پہنچانے میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں، خدائے ذوالجلال ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے (آمین)۔ صوفی مقصود اُویسی صاحب کے مشورے پر اس رسالہ کی اشاعت کے سلسلہ میں بزمِ فیضانِ اُویسیہ کے ناظمِ اعلیٰ نعمان احمد اُویسی سے رابطہ کیا اور انہوں نے فوری طور پر اس کی اشاعت کی ذمہ داری قبول کر لی۔ اشاعت میں غیر معمولی تاخیر ہوئی مگر الحمدللہ یہ رسالہ پہلی بار اُردو ترجمہ کے ساتھ زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ کریم اپنے حبیب علیہ السلام کے صدقہ و طفیل بزم کے اراکین کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ (آمین)

اس رسالہ کا مسودہ مجھے صاحبزادہ حضرت مولانا محمد فیاض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی (جانشینِ حضور فیضِ ملت و مدیرِ ماہنامہ فیضِ عالم، بہاولپور) نے عنایت فرمایا تھا اور ان کی کوشش شب و روز یہی ہوتی ہے کہ ان کے عظیم والدِ گرامی حضور فیضِ ملت مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی علیہ الرحمۃ کی تمام علمی و ادبی خدمات زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر دنیا جہاں میں پھیل جائیں اور ان کے محرک کو ثوابِ جاریہ کی صورت میں قیامت تک اجر و ثواب ملتا رہے۔

اللہ تعالیٰ اس رسالہ میں جس نے جس جس طرح تعاون فرما کر حصہ ملایا اُن کو دارین کی سعادتیں عطا فرما کر دونوں

جہاں میں اُن کا اقبال بلند فرمائے۔اور اِن اورادووظائف کے پڑھنے والوں کوکامیابی سے ہمکنار فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

۱۵،ذوالحجہ۱۴۳۲ھ/۱۲،نومبر۲۰۱۱ء

دعاجو

محمد عبدالکریم قادری اُویسی فیضی عفی عنہ

خادم سبزواری پبلشرز،کراچی

(خطیب وامام بسم اللہ مسجد،سات مینار والی،نزد ضیاء موڑ عابد آباد،سائٹ،کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

امابعد! مشائخ واولیاءعظام کےاورادووظائف میں حزب البحر شریف بہت مشہورہےلیکن حزب النصر کو بہت کم حضرات جانتے ہیں،حالانکہ دونوں ایک ہی بزرگ کی یادگار ہیں اور تاثیر میں ایک دوسرے سے کم نہیں،تعارفِ مصنف رحمۃ اللہ علیہ اور حزب النصر کا ترجمہ مع مختصر تشریح کوملا کر اس تصنیف کا نام رکھا ہے:

نزھۃ النظر فی شرح حزب النصر

لابی الحسن الشاذلی قدس سرہٗ

وَمَاتَوْفِیْقِیْ اِلَّا بَاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ

فقیر اُویسی غفرلہٗ

بہاولپور،۱۴۰۸ھ

☆......☆......☆

مقدمہ

اس وقت سلاسلِ اربعہ (قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ) مشہور ہیں لیکن اِن کے علاوہ اور سلاسل بھی ہیں ان میں ایک سلسلہ اُویسیہ ہے جس کا انتساب حضرت سیدنا اُویس قرنی رضی اللہ عنہ سے ہے، ایسے ہی سلسلہ شاذلیہ جس کا اجراء سیدنا حسن بن سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے ہوا، اور اس کی اشاعت سیدنا ابوالحسن علی شاذلی علیہ الرحمۃ کی وجہ سے ہوئی، آپ کا سلسلہ طریقت یوں ہے:

۱۔ قطب الوقت حضرت شیخ ابوالحسن علی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ حضرت شیخ عبدالسلام بن مشیش رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ حضرت شیخ عبدالرحمٰن مدنی رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ حضرت شیخ تقی الدین فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ حضرت شیخ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ حضرت شیخ نور الدین رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ حضرت شیخ تاج الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ حضرت شیخ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ حضرت شیخ زین الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ حضرت شیخ ابراہیم بصری رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ حضرت ابوالقاسم مردنی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ حضرت فتح المسعود رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ حضرت سیدنا سعید رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔ صحابی رسول اللہ حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ

۱۵۔ جنتی نوجوانوں کے سردار حضرت امام عالی مقام سیدنا حسن مجتبیٰ بن حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما

۱۶۔ حضرت سید اہلبیت النبی امیر المؤمنین اسد اللہ غالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۷۔ حضرت سید الانبیاء والمرسلین خاتم النبین سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم

﴿حالاتِ زندگی﴾

خــاندان: آپ حسنی سید ہیں یعنی آپ کا سلسلۂ نسب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے، والد کا نام سید عبداللہ ہے، آپ کا نام 'علی' کنیت 'ابوالحسن' ہے، آپ کی شہرت ابوالحسن شاذلی کے نام سے ہوئی۔

ولادت: آپ کی ولادت ۵۹۱ھ بمقام شاذلہ ہوئی (شاذلہ نواحِ مصر میں ایک بستی کا نام ہے)۔

خصوصیات: آپ مادرزاد نابینا تھے مگر پیدائشی نقص آپ کی تربیت، تعلیم اور شخصی کرامات میں بھی رکاوٹ نہیں ہوا، اور رفتہ رفتہ آپ متبحرِ عالم، فصیح وخوش گفتار واعظ، نکتہ سنج شاعر، باطنی علوم کے ماہر، میدانِ تصوف کے شہسوار اور آخر میں امام الطریقہ مشہور ہوئے۔

تعلیم: آپ کی ابتدائی تعلیم کے بارے میں اب تک کچھ معلوم نہ ہوسکا کہ آپ نے ابتدائی تعلیم کس کس سے اور کہاں کہاں سے حاصل کی اور آپ کے اساتذہ کون کون رہے۔

سلوک: حضرت شیخ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ مادرزاد ولی تھے مگر بظاہر آپ نے راہِ سلوک کی ابتدائی تعلیم حضرت عبد السلام بن مشیش قدس اللہ سرہٗ سے حاصل کی اور آپ ہی کے زیرِ تربیت رہ کر شیخ سے باطنی تعلیم حاصل کی اور جملہ منازلِ سلوک اور منازلِ حجاب طے کئے (حضرت عبدالسلام بن مشیش رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت واجازت حضرت عبدالرحمٰن بن زیت رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل تھی اور ان کا سلسلۂ بیعت وارشاد حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے جو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے مستفیض تھے اور حضرت ابومحمد جُعفی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مستفیض تھے)۔

ارشاد: تعلیمِ سلوک کے بارے میں حضرت شیخ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے (ایک شخص کے دریافت کرنے پر کہ راہِ سلوک میں آپ کے رشد ورہنما کون کون ہیں۔) ارشاد فرمایا کہ میرے راہِ سلوک کے رہنما اوّل حضرت عبدالسلام بن مشیش رحمۃ اللہ علیہ ہیں لیکن اب حضرت سرورِ عالم ﷺ کے زیرِ تربیت ہوں اور بلا کسی واسطہ کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اکتسابِ فیض حاصل کررہا ہوں، چنانچہ اس وقت میں دس (۱۰) سمندروں سے سیراب ہورہا ہوں جن میں پانچ (۵) ارضی (زمینی) ہیں اور پانچ (۵) سماوی (آسمانی)، یعنی سید عالم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، اور حضرت روحِ اکبر سے۔ (الطبقات الکبریٰ، امام شعرانی)

راہِ سلوک اور شیخ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ: سالک راہِ طریقت جب عرفان کی منزلیں طے کرنے لگتا ہے تو ایک خاص مقام پر پہنچ کر اُس کو توحید کے مختلف جلوے نظر آتے ہیں کبھی تو اُس پر صحوہ کا غلبہ ہوتا ہے اور

کبھی سُکر کا، کبھی اُس کے سامنے وحدت الوجود کے مناظر آتے ہیں، ان مناظر کے اظہار کرنے پر بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

چنانچہ حضرت شیخ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ جب اس منزل پر پہنچے تو اپنے مشاہداتِ راز کو ظاہر کرنے لگے جن کے مبہم الفاظ کا صحیح مطلب نہ سمجھ کر لوگ اُن کی مخالفت پر آمادہ ہو گئے اور مخالفین نے ان کو زہر گداز اذیتیں دینا شروع کر دیں اور بالآخر ان کو شاذلہ سے نکال دیا۔ شیخ مجبوراً شاذلہ سے نکل کر اسکندریہ آ گئے اور اسکندریہ میں اقامت گزین ہو گئے، مخالفین کو شیخ کا اسکندریہ میں بھی سکون سے رہنا گوارا نہ ہوا اور سب نے مشورہ کر کے حاکمِ اسکندریہ کو ایک عریضہ بھیجا جس کا مضمون یہ تھا کہ

''ہم سبھوں نے ابوالحسن کو شاذلہ سے نکال دیا ہے اب وہ اسکندریہ میں پہنچ گیا ہے یہ شخص بے دین اور زندیق ہے، اس کا کام الحاد اور گمراہی پھیلانا ہے اور مسلمانوں کو اپنے دامنِ تزویر میں پھنسا کر دین سے ہٹا دینا ہے ایسا نہ ہو کہ یہ شخص آپ کے شہر میں بھی بے دینی پھیلائے اور مسلمانوں کو صراطِ مستقیم سے ہٹا دے۔''

حاکمِ اسکندریہ اس عریضہ کو پڑھ کر بہت متاثر ہوا اور شیخ کا سخت مخالف ہو گیا، اس نے شیخ کی مخالفت میں والیٔ مصر کو شیخ کے خلاف بھڑکا کر والیٔ مصر سے شیخ کے قتل کر دینے کا فرمان حاصل کر لیا، قتل کرنے کا فرمان حاصل کرنے کے بعد اس نے شیخ کے قتل کئے جانے کی تاریخ اور وقت سے لوگوں کو مطلع کر دیا، چنانچہ وقتِ مقررہ پر پوری خلقت میدان میں جمع ہو گئی، وقتِ مقررہ پر حاکمِ اسکندریہ نے جلاد کو طلب کر کے حکم دیا کہ شیخ کی گردن مار دے، جلاد جب آپ کی گردن مارنے کے واسطے آپ کے سامنے آیا تو آپ نے اُس کی آہٹ پا کر اپنا ہاتھ اُٹھایا جس میں ایک کاغذ تھا اس کاغذ کو شیخ کے ہاتھ سے لے کر پڑھا گیا تو معلوم ہوا کہ اس میں والیٔ مصر کا فرمان ہے جس پر شاہی مہر و دستخط موجود ہیں اس میں لکھا تھا کہ ابوالحسن پر کسی طرح کی دست درازی نہ کی جائے۔

یہ تازہ فرمان دیکھ کر حاکمِ اسکندریہ بھی دنگ رہ گیا اور جلاد کو واپس بلا لیا نیز موجود تمام لوگوں پر حیرت چھا گئی، اہلِ بینش خاموش ہو گئے اور عوام مخالف کہنے لگے کہ ھٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْن، اسی عرصہ میں مصر کا سفیر آیا اور حضرت شیخ قدس سرہٗ کی خدمت میں معذرت نامہ پیش کر کے شیخ کے ساتھ اس عرصہ میں جو سختی کی جا چکی تھی اُس کے بارے میں عفو کا خواستگار رہا،

حضرت شیخ نے اُس کی عذر خواہی پر سب کو معاف کیا اور سب کی فلاح کے لئے دعا کی ،حضرت کی یہ کرامت دیکھ کر عوام کی رائے بھی آپ کے موافق ہوگئی۔

علمائے ظواھر: علمائے ظواہر کو ایسے اولیاء کرام سے بعض اُمور میں اختلاف فطری امر ہے لیکن جب علمائے ظواہر اُن کی باطنی حقیقت سے آگاہ ہوتے ہیں تو نہ صرف اُنہیں معذور سمجھتے ہیں بلکہ تہہ دل سے اُن کے معتقد ہو جاتے ہیں جیسے علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ ابتداءً صوفیہ کرام کے مخالف تھے یہاں تک کہ "تلبیسِ ابلیس" جیسی سخت کتاب لکھ دی لیکن جب نگاہِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے نوازے گئے تو پھر نہ صرف صوفیاء کرام سے عقیدت ہوگئی تھی بلکہ اُن کے فضائل وکمالات میں ایک ضخیم کتاب "صفوة الصفوة" تصنیف فرمادی۔

کچھ یہی کیفیت شیخ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی پیش آئی چنانچہ "الیواقیت والجواھر" میں امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ نے لکھا ہے کہ حضرت علامہ عزالدین محدث رحمۃ اللہ علیہ ابتدائی دور میں صوفیاء کے خلاف تھے اور فریاد کرتے تھے کہ شریعت میں کوئی طریقہ اور بھی ہے جو ہمارے یہاں کے طریقہ سے جدا ہے جو آدمی ایسا خیال کرے کہ شریعت کا ایک علم باطن بھی ہے جو ہمارے یہاں نہیں ہے وہ زندیق ہے اور اس کا تعلق فرقہ باطنیہ سے ہے لیکن جب علامہ کی ملاقات مصر میں حضرت شاذلی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی اور دونوں کچھ دن یکجا رہے تو علامہ قدس سرہٗ نے فرمایا:

اِنَّهَا طَرِيْقٌ جُمِعَتْ فِيْهِ اَخْلَاقُ الْمُرْسَلِيْنَ

یعنی یہ وہ طریقہ ہے کہ جو تمام رسولوں کے اخلاق کا جامع ہے۔

فائدہ: کسی بزرگ نے شیخ شاذلی قدس سرہٗ سے سلوک کی تعلیم واذکار کی بابت دریافت کیا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میرے طریقہ میں اذکار واوراد کی حاجت نہیں صرف توجہ سے سلوک کے مراحل طے ہو جاتے ہیں اور صرف فضلِ الٰہی سے راہِ سلوک کی تمام منزلیں مکمل ہو جاتی ہیں ، میں بلا واسطہ فیضیاب ہو رہا ہوں فی الحقیقت یہ فنائیتِ رسول کی وہ عالی منزل ہے جہاں سالک کے لئے تمام وسائط ختم ہو جاتے ہیں اور سالک بلاواسطہ فیضِ رسول (صلوٰۃ اللہ علیہ والسلام) حاصل کرتا ہے اور اُس کا سینہ انوارِ احمدیہ کا مخزن بن جاتا ہے اُس کے افعال واقوال سب پر اخلاقِ محمدی کا عکس پڑتا ہے اور وہ اطاعتِ رسول ﷺ کی سرتاپا تصویر اور اخلاقِ نبوی کا مجسمہ بن جاتا ہے، اُس کی حیات جاودانی ہوتی ہے اُس کی فنا بقاء کے مترادف ہوتی ہے۔

؎ اُن کی حیات بھی بقاء اُن کی ممات بھی بقاء

اُس کا ہر عضو بلکہ ہر بُن مُونورِ مصطفوی سے تاباں اور درخشاں ہوتا ہے اُس کو اخلاقِ محمدی اور عشقِ احمدی میں اس درجہ فنائیت اور محویت حاصل ہوجاتی ہے کہ سارے واسطے خود بخود کنارہ کش ہوجاتے ہیں اور سارے حجابات کے پردے جو وسائط اور ذرائع کی صورت میں ہوتے ہیں خود ہی ہٹ جاتے ہیں جس سے سالک بے پردہ انوارِ مصطفویہ کا مشائدہ کرتا ہے۔

جہادِ نفس: حضرت شیخ نے جہادِ نفس کے سلسلے میں اسّی (۸۰) دن کا صومِ وصال (مسلسل روزے) رکھا جب اسّی روزے پورے ہوگئے تو دل میں خیال گزرا کہ اب کسرِ نفسی کی منزل ختم ہوگئی اور نفسِ امّارہ پر موت واقع ہوگئی، اس خیال کا دل میں آنا تھا کہ آپ نے دیکھا کہ ایک پاک باز حسین وجمیل عورت قریب کے غار سے نکلی اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا: ''اے بدنصیب! صرف اَسّی (۸۰) دن کے روزے پر ناز کررہا ہے اور دل میں یقین کرلیا کہ نفسِ امّارہ مُردہ ہوگیا ہے مجھے چھ مہینے ہوگئے کہ میرے پاس کھانے کی خوشبو نہیں آئی''۔ (نفحات الانس)

حکایت: جہادِ نفس کے سلسلے میں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ایک واقعہ سنایا کہ میں جنگل میں تھا کہ ایک رات یہ واقعہ پیش آیا کہ جنگل میں تمام چرندو پرند اور درندے میرے پاس آگئے اور رات بھر میرے گرد اطمینان وسکون سے بیٹھے رہے جب میں نے اُن وحشی جانوروں کا یہ اُنس دیکھا تو دل میں خطرہ گزرا کہ مجھے ربّ تعالیٰ نے ''مقامِ اُنس'' سے نوازہ ہے کہ کوئی جانور اور پرندہ مجھ سے وحشت نہیں رکھتا اور نہ مجھے دیکھ کر بھاگتا ہے اس خطرے کے بعد میرا گزر ایک ایسی جگہ سے ہوا جہاں جھنڈ کے جھنڈ پرندے اکھٹے تھے، مگر میری آہٹ پاتے ہی سب کے سب اُڑ گئے ایک بھی وہاں نہ رہا، یہ منظر دیکھ کر سخت حیرت ہوئی اور فوراً بارگاہِ خداوندی میں عرض کی، اس پر جواب ملا کہ ''اے ابوالحسن! کل تو میرے قرب میں تھا آج وسوسۂ نفسانی کے قرب میں ہے''۔

وعظ کی کیفیت: کتبِ سیر میں مذکور ہے کہ حضرت شیخ قدس اللہ سرہٗ کے وعظ وبیان میں اسرار ونکات اور علمی، کشفی جواہرات ہوتے کہ جس کے استفادہ کے لئے کثرت سے علماء وفضلاء آپ کی مجلسِ وعظ میں شریک ہوتے اور عابدوں وزاہدوں کا مجمع ہمہ دم آستانۂ پاک پر حاضر رہتا۔

یک زمانہ صحبتے باولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے ولی کامل کی صحبت میں ایک گھڑی بیٹھنا، سوسال کی ریاکاری سے پاک عبادت سے بہتر ہے۔

طریقۂ تربیت: کسی بزرگ نے حضرت شیخ شاذلی قدس سرہٗ سے پوچھا کہ آپ اپنے متوسلین کو نہ اذکار واوراد

ظاہری کی تعلیم دیتے ہیں اور نہ باطن کی، فرمایا کہ میرے طریقہ میں اذکارِ ظاہری و باطنی کی حاجت نہیں صرف توجہ اور نسبت کے فیض سے سلوک کے سارے مراحل طے ہوجاتے ہیں اور محض فضلِ الٰہی سے راہِ سلوک کی منازل کی تکمیل ہوتی ہے کیونکہ میرے مربّی اور قائد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور میں سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاواسطہ فیضیاب ہورہا ہوں۔

فائدہ: مرشدین و مشائخ کا دستور تربیتِ سلوک میں یہ رہا ہے کہ راہِ سلوک کے متلاشی کو نہ کسی اور شیخ کی صحبت میں بیٹھنے اور استفادہ کرنے سے روکتے اور نہ کسی شیخ کے تلقین کردہ اوراد و اشغال کرنے سے منع کرتے، اس لئے کے رونده سلوک اپنی منزل تک پہنچنے میں حیرانی اور اُلجھن نہ محسوس کرے اور نہ اس پر فیضان کا دروازہ بند ہو بسہولت راہِ سلوک طے کرلے اور جلد تخلیہ کے نسخہ اثر کریں تا کہ سالک کے قلب سے صفاتِ رذیلہ کی سیاہی دور ہو اور صفاتِ حمیدہ کی صَیقل (روشنی) سے قلب متجلّی ہو، حضرت شیخ قدس سرہٗ کا طریقۂ تربیت ان کے ہمعصر مشائخ کے طریقۂ تربیت سے جدا گانہ تھا، حضرت شیخ نے کبھی کسی طالبِ راہ کو کسی شیخ کے پاس جانے سے نہیں روکا بلکہ بوقتِ اجازت طلبی بڑی خندہ پیشانی سے یہ فقرہ زبان پر آتا:

اِنْ وَجَدتَّ مَنْهَلاً اَعْذَبَ مِنْ مَنْهَلِنَا فَعَلَيْكَ

ترجمہ: اگر کوئی چشمہ تم کو میرے چشمہ سے شیریں ملے تو اُس سے سیراب ہوجاؤ۔

شیخ شاذلی علماء کی نظر میں: حضرت شیخ تقی الدین بن دقیق العید محدث رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ شاذلی قدس سرہٗ کے بارے میں فرمایا:

مَارَأَيْتُ أَعْرَفُ مِنَ الشَّيْخِ اَبِى الْحَسَنِ الشَّاذِلِىْ

ترجمہ: حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی سے بڑھ کر میں نے کسی کو عارف باللہ نہیں پایا۔

اسی طرح شیخ ابوالحسن مرسی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جس کا ترجمہ یہ ہے:

ہم شیوخِ زمانہ کی خدمت میں حاضر رہے ہے لیکن اُن کی صحبت کا آبِ زُلال
میری پیاس کو نہ بجھا سکا لیکن جب ہم شیخ ابوالحسن شاذلی کی صحبت میں
بیٹھے اور اُنکے فیضانِ صحبت سے پانی پیا تو میری پیاس بجھی اور سیرابی
نصیب ہوئی۔ (طبقات امام شعرانی)

سلسلۂ شاذلیہ کے اکابرین: حضرت شیخ علیہ الرحمۃ کے سلسلہ میں علماء، فقہا اور محدثین کی کافی تعداد ملتی

ہے، ہندوستان کے مایہ ناز محدث وفقیہہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (مدفون حوض شمسی دہلی) اور آپ کے اُستاد حضرت شیخ علی متقی محدث مدنی قدس سرہٗ اسی سلسلہ سے وابستہ رہے نیز حضرت عزالدین محدث اور حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی قدس سرہٗ (مؤلف دلائل الخیرات)، امام عبدالوہاب شعرانی بھی اسی سلسلے کے اکابرین سے ہیں، آج بھی اس سلسلے کے فیوض وبرکات جاری ہیں حضرت شیخ شاذلی کا سلسلہ ''خانوادہ شاذلیہ'' سے مشہور ہے۔

شیخ شاذلی کے ہم عصر اولیائے ہند و پاک: جس عہد میں اسکندریہ اور اُس کے اطراف شیخ کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہورہے تھے اُن ہی ایام میں ہندوستان بھی اپنے طول وعرض میں اولیاء کرام کے فیوض کی نہریں بہا رہا تھا بزرگانِ چشت میں نائبِ رسول فی الہند حضرت خواجہ معین الدین حسن اجمیری، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی، شیخ الاسلام بابا فرید گنج شکر، حضرت شیخ نجیب الدین متوکل، مولانا فخرالدین اجمیری، حضرت جلال تبریزی، حضرت شاہ جمال الدین قطب ہانسوی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بحیاتِ ظاہری رونق افروز تھے۔

سھروردیہ: سہروردیہ بزرگوں میں حضرت خواجہ بہاءالدین زکریا ملتانی، حضرت سید نورالدین مبارک غزنوی، شیخ احمد نہروالی، قاضی حمیدالدین ناگوری، سید مٹھ لاہوری، شیخ ابونجیب، سلطان العارفین خواجہ محمد حسن بدایونی (قدمت اسرارہم) تشریف فرما تھے جن کی خانقاہیں رُشد وہدایت کی مراکز تھیں، ان حضرات کے علاوہ اور بھی اولیاءاللہ موجود تھے جن کے سلسلۂ طریقت کا صحیح علم نہیں ہوسکا لیکن یہ سب کے سب ہدایت کے علَم بردار تھے مثلاً میر سید حسن خنگ سوار مشہدی اجمیری، شیخ عزیزالدین مکی لاہوری، سید تفتہ تبریزی لاہوری رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللّٰہ عنہ کا فیضِ عام: حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے اولیاء ومشائخ کے فیضِ عام کا ثبوت اس دَور میں ہند و پاکستان کی سرزمین پر نہیں ملتا اور نہ ان خانقاہوں کے وجود کا پتہ چلتا ہے، ہاں حضرت غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض شیخ الاسلام بابا فرید گنج شکر اور حضور اجمیری سرکار رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سینے میں ضرور تھا۔

بابا فرید: چونکہ حضرت باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف میں رہے اور دورانِ قیام میں خاص خدمت انجام دی جس کی تصریح ''خلاصۃ القادریہ'' میں مذکور ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روضہ تعمیر ہورہا تھا اور حضرت تاج الاولیاء شیخ عبدالرزاق گیلانی (خلفِ اکبر) کا اہتمام تھا آپ یعنی حضرت باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ روزانہ ایک مزدور کی حیثیت سے اس کا کام کیا کرتے جب مزدوری لینے کا وقت آتا تو غائب ہوجاتے جس سے حضرت تاج الاولیاء متعجب

تھے کہ ایک رات آپ نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، فرما رہے ہیں کہ جو شخص مزدوری لیتے وقت غائب ہو جاتا ہے مزدور نہیں بلکہ شیخ فرید مسعود ہے اُن کی عزت کرو اور مہمان بناؤ۔

انتباہ: بعض بے خبر چشتی حضرات سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے سیدنا اجمیری و بابا گنجِ شکر و خواجہ نظام الدین رحمہم اللہ کی عقیدت کا انکار کرتے ہیں انہیں ایسی غلطی سے توبہ کرنی چاہئے۔

ملفوظات: حضرت شیخ شاذلی قدس سرہٗ نے فرمایا:

۱۔ اگر کشف والہام موافق کتاب وسنت کے ہوں تو صحیح جانو، اگر مخالف ہوں تو ہرگز اعتبار نہ کرو، اس لئے کہ گناہ سے حفاظت کا ضامن جو رب تعالیٰ ہوا ہے وہ کتاب وسنت کے موافق عمل کرنے پر نہ کہ کشف والہام کو دستور العمل بنانے پر۔

۲۔ وہ علم حاصل کرو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر اُتارا ہے اور جس کی پیروی صحابہ، تابعین، آئمہ ہدایت نے کی ہے، وہ علم مت سیکھو جس سے وسوسۂ نفسانی اور خیالاتِ ظلماتی بڑھیں۔

۳۔ جب تیرے پاس نہ علم ہے اور نہ عمل تو تُو عبداللہ (اللہ کا بندہ) ہو کر کیا کرے گا؟

۴۔ علم نام ہے علمِ توحید کا اور علم نام ہے محبتِ رسول ﷺ، محبتِ صحابہ اور عقائدِ اہلسنت کا حق سمجھنے کا۔

۵۔ اللہ (جل جلالہ) اور نبی (ﷺ) کی محبت، صالحین سے اُلفت اور آخرت کی یاد اسلام کی روح ہے۔

۶۔ سب سے بڑا گناہ یہ بھی ہے کہ تیری زبان ذکرِ خدا سے غافل اور لغویات سے بھری ہو اور تیرے ہاتھ پاؤں میں خواہشِ نفسانی کا میلان ہو۔

۷۔ تو چاہتا ہے کہ تیرا قلب گناہ کے زنگ سے آلودہ نہ ہو اور نہ کوئی غم و پریشانی گھیرے تو اِن کلمات کا ورد بکثرت کر:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ عِلْمَھَا فِیْ قَلْبِیْ وَ اغْفِرْ ذَنْبِیْ

ترجمہ: پاکیزگی ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی حمد کے ساتھ عظمت والے اللہ کے لئے پاکی ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اے اللہ (عزوجل)! تو ثابت رکھ اس کے علم کو میرے قلب میں اور تو بخش میرے گناہ کو۔

۸۔ اگر خواہش ہو کہ زبان راست گفتار (سچ کہنے والی) بن جائے تو اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ (سورۂ قدر) کو کثرت سے پڑھو۔

۹۔ اگر آرزو ہو کہ صاحبِ اخلاص ہو جائے تو قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (سورۂ اخلاص) کا ورد کرو، اگر تمنا ہے کہ رزق وسیع ہو تو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقْ (سورۂ فلق) پڑھو، اگر شر سے بچنا چاہو تو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسْ (سورۂ ناس) پڑھتے رہو اس کے پڑھنے کی تعداد ستر (۷۰) بار سے سات سو (۷۰۰) تک ہے۔

۱۰۔ مصیبت اور بلا سے بچنے کا قلعہ استغفار ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (پارہ ۹، سورۃ الانفال، آیت ۳۳)

ترجمہ: اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں، جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔

۱۱۔ استغفار کا ورد برابر کرو خواہ گناہ سرزد ہو یا نہ ہو، دیکھو سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم برابر استغفار کیا کرتے تھے حالانکہ آپ معصوم تھے اور آپ ہی کی شان میں لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (پارہ ۲۶، سورۃ الفتح، آیت ۲) ﴿**ترجمہ**: تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور تمہارے پچھلوں کے۔﴾ کی آیت نازل ہوئی۔

۱۲۔ جس عبادت کا جو وقت اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے اُسی وقت اُس کو ادا کرو کیونکہ وہی وقت اللہ تعالیٰ نے تیری عبودیت اور اپنی معبودیت کے اظہار کے لئے مقرر کیا ہے۔

۱۳۔ کوئی چیز بھلی ہو یا کسی کو اچھے حال میں دیکھو یا اپنا ظاہری و باطنی حال بہتر دیکھو تو مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ﴿**ترجمہ**: جو اللہ تعالیٰ چاہے اور نہیں ہے نیکی کی قوت مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔﴾ پڑھو۔

۱۴۔ کسی گناہ کو بار بار نہ کرو اس لئے کہ گناہ کرنے والا ظالم ہوتا ہے اور ظالم کو امامت کا رتبہ نہیں ملتا ہے، جس نے گناہ سے اپنے آپ کو روکا اور مصیبتوں پر صبر کیا اور رب تعالیٰ کے وعدہ اور وعید کا یقین کیا وہ امام بنا اگرچہ اُس کی پیروی کرنے والوں کی تعداد کم ہو۔

۱۵۔ جس کرامت کے ظاہر کرنے میں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی مقصود نہ ہو وہ کرامت کرامت کہلانے کے لائق نہیں ہے ایسی کرامت کا ظاہر کرنے والا ناقص اور ہلاک ہونے والا ہوگا، مجھ سے ہاتفِ غیبی نے کہا کہ کرامت کا تو طالب ہے تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر اور گناہ سے تو دور رہ۔

۱۶۔ اولیاء اللہ دو طرح کے ہوتے ہیں ایک صالحین، دوسرے صدیقین۔ صالحین انبیاء علیہم السلام کے نائب ہیں اور صدیقین رسولوں کے، ان دونوں حضرات کے درمیان اتنا فرق ہے جتنا انبیاء اور رُسل کے درمیان (علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات)

۱۷۔ میں شیخ حضرت عبدالسلام بن مشیش رحمۃ اللہ علیہ سے فیض حاصل کرتا رہا۔ اب دس سمندروں سے فیضیاب ہو رہا ہوں یعنی سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی المرتضیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل، حضرت عزرائیل، حضرت اسرافیل، اور حضرت روحِ اکبر سے۔ (علیہم السلام)

(الطبقات الکبریٰ امام شعرانی، عربی، جلد دوم، مطبوعہ مصر)

نفحات الانس (فارسی مطبوعہ لکھنؤ مؤلفہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہٗ) میں ہے کہ حضرت شیخ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک غار کے اندر عبادت گزارتا تھا کہ دل میں کیف پیدا ہوا تو بارگاہِ خداوندی میں عرض کی کہ خداوند! میں تیرا شکرگزار بندہ کب بنوں گا؟ فرمایا جب تو اپنے کو یہ سمجھے کہ مجھ پر اتنا بڑا اکرم اللہ تعالیٰ کا ہے اور یہ کرم کسی اور پر نہیں ہوا۔اس پر یہ عرض کی کہ خداوند! سب سے زیادہ تیرا انعام انبیاء، علماء، سلاطین پر ہوا تو میں کیسے اس کا تصور کروں، آواز آئی کہ نبیوں کے انعام سے تجھے ہدایت نصیب ہوئی، علماء سے اتباعِ حق کی دولت ملی، بادشاہوں کے اعزاز سے امن وچین کی زندگی ملی، یہ تمام انعامات تجھے حاصل ہوئے لہٰذا تصور کر کہ سب سے زیادہ نعمتوں سے مجھے رب تعالیٰ نے نوازا جن کا شکرادا کرنا ہم پر واجب ہے۔

حضرت شیخ نے فرمایا: مجھے سیدِ عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: **يَا عَلِيُّ طَهِّرْ ثِيَابَكَ مِنَ الْاِنْسِ لِتَحَظَّ بِمَدَدِ اللّٰهِ تَعَالیٰ فِیْ كُلِّ نَفْسٍ**

ترجمہ: اے علی (ابوالحسن شاذلی) اپنے جامہ (لباس) کو ہمہ دَم گندگی سے پاک وصاف رکھو تا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد تیری ہر سانس میں رہے۔

اس پر عرض کیا یارسول اللہ! میرے پاس جامہ کہاں کہ میں اس کو پاک رکھوں، ارشادفرمایا: اے علی (ابوالحسن شاذلی) تجھے پانچ خلعتیں (لباس) عطا ہوئیں: (۱) خلعتِ محبت، (۲) خلعتِ معرفت، (۳) خلعتِ توحید، (۴) خلعتِ ایمان، (۵) خلعتِ اسلام

پھر ارشادفرمایا کہ جس کو خدا محبوب رکھتا ہے تمام کائنات اس کی ہوجاتی ہے، جو خدا کو پہچانتا ہے اُس کی نظر میں ماسوا اللہ ہر شے کی عظمت کم ہو جاتی ہے جس کو خدا کا علم ہوتا ہے وہ خدا کا شریک کسی کو نہیں بناتا ہے، جو خدا پر ایمان رکھتا ہے وہ ہر شر سے امن وامان میں رہتا ہے جس میں اسلام کے اوصاف پائے جاتے ہیں وہ گناہ سے دور رہتا ہے اگر بتقاضائے بشریت کوئی گناہ ہو جاتا ہے تو اُس پر نادم ہوتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو رب تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرما کر اُس کو نوازتا ہے،

وضاحت پر حضرت شیخ نے فرمایا کہ اب **وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ** (پارہ۲۹،سورۃ المدثر،آیت۴) ﴿**ترجمہ:** اوراپنے کپڑے پاک رکھو۔﴾ کی تفسیر میری سمجھ میں آئی ہے، شیخِ طریقت حضرت مولانا حاجی شاہ محمد مبارک حسین قادری دربھنگوی (وصال ۱۳۴۲ھ، ۱۰ ذیقعدہ) نے بحوالہ لطائف المنن بیان فرمایا ہے کہ حضرت شیخ شاذلی قدس سرہٗ کے ارشادات یہ بھی ہیں۔

فرمایا کہ ابتداءِ سلوک کے راستے میں چلنے والوں کو بڑی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ اُن پر طرح طرح

کے ظلم وستم کیئے جاتے ہیں اُن کو وطن سے نکالا جاتا ہے اُن پر تہمتیں رکھی جاتی ہیں، دین و مذہب کے نام سے اُن کو بدنام کیا جاتا ہے، تعلقات اُن سے رکھنا عار سمجھا جاتا ہے لیکن وہ روندۂ سلوک اُن تمام آلام ومصائب سے گزر جاتا ہے تو حسن انجام کا حسین سہرا اُسی سالک کے سر پر ہوتا ہے۔

باطنی مقام اور عالم کے کمالِ علمی کی تکمیل اُس وقت ہوتی ہے جب کہ حسبِ ذیل اُمور سے اُن کو سابقہ (واسطہ) پڑتا ہے۔

۱۔ لوگوں کا اُس پر ہنسنا اور اُس کے شکستہ حال پر خوش ہونا۔

۲۔ احباب کی زبان ملامت کرنے پر کھلنا۔

۳۔ علماء کا حسد کرنا۔

۴۔ جاہلوں کا برّا کہنا۔

عارف باللہ حضرت جعفر علی صاحب قبلہ فریدی سمتی پوری قطبِ سہرسا (مدفون خانقاہِ سربیلہ ضلع سہرسا صوبہ بہار، بھارت۔ وصال ۱۴ جمادی الاخری ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء، قادری بزرگ نے فرمایا کہ مندرجہ بالا اُمورِ اربعہ حضرت شاذلی قدس سرہٗ) کی آپ بیتی میں گنہگار نے کئی بزرگوں کو دیکھا کہ وہ اپنی حیاتِ ظاہری میں حضرت شیخ کے اقوالِ اربعہ مذکورہ کی تصویر بنے رہے۔

کرامت: مشہور سیاح ابنِ بطوطہ نے لکھا ہے کہ سلطان محمد بن قلادوں کا خزانچی خیانت کے جرم میں مبتلا ہوا، سلطان نے حکم دیا کہ اُسے گرفتار کر کے قتل کر دیا جائے، مگر وہ خزانچی کسی تدبیر سے حضرت شیخ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی پناہ میں آ گیا، اس کی خبر جب سلطان کو ہوئی تو سلطان نے اُسے گرفتار کرنے کے لئے اپنا سپاہی حضرت شیخ کے پاس روانہ کیا، سپاہی حضرت شیخ کے پاس آیا اور خزانچی کی گرفتاری کے لئے سلطان کا حکم نامہ دکھایا تو حضرت نے فرمایا کہ ابھی اس کو چند روز میرے پاس رہنے دو اور تم بھی اس کی نگرانی کے لئے میرے پاس مہمان رہو، سپاہی نے سلطان کی منظوری کے بعد آپ کے پاس رہنا منظور کر لیا۔ اسی اثناء میں حضرت شیخ نے تانبا جمع کرنے کا حکم دیا، چنانچہ سب لوگ تانبا لے کر آئے اور آپ کے پاس جمع کرتے رہے جب کئی من تانبا اکٹھا ہو گیا تو حضرت نے اُسی خزانچی کو حکم دیا کہ وہ اس تانبے کے ڈھیر پر پیشاب کر دے، اُس نے تعمیلِ حُکم میں پیشاب کیا، جس سے وہ تمام تانبا سونا بن گیا، حضرت نے وہ تمام سونا اُس سپاہی کے ذریعہ سے سلطان کے پاس روانہ کر دیا، جس سے سلطان کا خزانہ بھر گیا اور خزانچی گرفتاری اور قتل سے محفوظ رہا۔

وفات: حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں حج و زیارت کا ولولہ موجیں لیتا تھا جس سے آپ بیتاب ہو جایا کرتے تھے

نہ معلوم اس جذبہ کے زیرِ اثر آپ نے کتنے حج کئے اور کتنی مرتبہ مدینہ طیبہ حاضر ہو کر شرفِ زیارتِ روضۂ پاک و مسجدِ نبوی حاصل کیا، سالِ وفات میں کعبہ معظّمہ کی زیارت کا شوق پھر اُبھرا چنانچہ ولولۂ اشتیاق میں آپ نے رختِ سفر باندھا اور اسکندریہ سے روانہ ہو گئے ابھی راستہ ہی میں تھے کہ بیمار ہو گئے، جب صحرائے عیذاب میں پہنچے تو شوق نے وصل کا پیام سنایا چنانچہ آپ نے اپنی جان نذر کی، جانِ آفرین نے اس کو قبولیت بخشی، وصل و وصال نے لطف اندوزی کی نعمت عطا کی اور حیاتِ جاوید انعام میں ملی۔

منقول ہے کہ صحرائے عیذاب میں وصال سے پہلے عشاء کی نماز کے بعد جملہ رفقائے سفر کو وصیت کی اور اپنے سفرِ آخرت کا ذکر کیا، اسی رات کا جب آخری حصہ آیا تو وصال باللہ کا شرف حاصل ہوا، وصال کے وقت حضرت شیخ کی عمر کی منزل ایک سو پانچ تھی، ذوالقعدہ کا مہینہ چھ سو چھپن ہجری کا سن تھا۔ (الطبقات الکبری، للشعرانی)

والی دین مہر منیر (۶۵۶ھ) ماہ و سالِ وصال ہے، جسمِ پاک صحرائے عیذاب میں دفن ہوا، ان کی تدفین کے بعد عیذاب کا مشہور کھاری چشمہ آبِ شیریں کا چشمہ بن گیا۔

شیخ کی الھامی دعائیں: حضرت شاذلی قدس سرہٗ کی الہامی دعائیں چند ہیں: (۱) دعائے حزب البحر، (۲) دعائے حزب النصر، (۳) دعائے حزب البر، (۴) دعائے حزب الوسیلہ۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور، مؤثر، مقبول دعا دعائے حزب البحر ہے جو اپنے فوائد و اثرات کے سبب سے طریقت کے مشائخ کے اوراد میں داخل ہے، یہ دعا حضرت شیخ کو سفرِ حج کرتے ہوئے بحری جہاز میں حضور سیدِ دو عالم ﷺ نے تلقین فرمائی تھی، شیخ کا ایک رسالہ "جواھر المصونہ لآلی المکنونہ" جو دعا "حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل" کے خواص میں ہے، جو مصر میں چھپا ہے۔ مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو "الطبقات الکبری للشعرانی"، "الانتصاح فی ذکر اھل الاصلاح" از حافظ انور علی انور قلندر کاکوروی، "لطائف المنن" از حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی (متوفی ۹۷۳ھ)، "نفحا ت الانس" از حضرت شیخ عارف باللہ عبدالرحمٰن جامی (متوفی ۸۹۸ھ) رحمہم اللہ۔

﴿حزب النصر﴾

حضرت ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ بِسَطْوَۃِ جَبَرُوْتِ قَھْرِكَ وَبِسُرْعَۃِ اِعَانَۃِ نَفْرِكَ

ترجمہ: اے اللہ! تجھے قسم ہے اپنے قاہرانہ غلبہ کے شان کی اور تجھے قسم ہے فریادیوں کی فی الفورنصرت واعانت کرنے کی۔

وَبِغَیْرَتِكَ لِاِنْتِھَاكَ حُرُمَاتِكَ وَبِحِمَاتِكَ لِمَنِ احْتَمٰی بِاٰیٰتِكَ

ترجمہ: تجھے تیری اُس غیرت کی قسم جو تیری حدود کی پامالی کے وقت ہوتی ہے اور تجھے تیری اُس حمایت کی قسم جو اس کے لئے ہوتی ہے جو تیری آیات کی حفاظت کرے۔

نَسْئَلُكَ یَا اَللّٰہُ یَا سَمِیْعُ یَا قَرِیْبُ یَا سَرِیْعُ یَا مُنْتَقِمُ

ترجمہ: ہم تجھ سے گزارش کرتے ہیں اے اللہ! اے سُننے والے، اے سب سے قریب، اے فوری پہنچنے والے، اے بدلہ لینے والے۔

یَا شَدِیْدُ الْبَطْشِ یَا جَبَّارُ یَا قَھَّارُ یَا مَنْ لَّا یُعْجِزُہٗ قَھْرَ الْجَبَابِرَۃِ

ترجمہ: اے جبار! اے زبردست! اے جس کو عاجز نہیں کرتی بادشاہوں کی تونگری۔

وَلَا یُعْظَمُ عَلَیْہِ ھَلَاكُ الْمُتَمَرِّدَۃِ مِنَ الْمُلُوْكِ وَلَا کَاسِرَۃِ

ترجمہ: اور نہ ہی تیرے ہاں بڑے بڑے سلاطین کو تباہ و برباد کرنا کوئی بڑی بات ہے۔

اَنْ تَجْعَلَ کَیْدَ مَنْ کَادَنِیْ فِیْ نَحْرِہٖ وَمَکْرَ مَنْ مَکَرَنِیْ

ترجمہ: یہ کہ مجھ سے فریب کرنے والے کے فریب کو اُس کی گردن میں لٹکا دے اور مجھے دھوکہ دینے والے کو اُس کے دھوکہ میں گرفتار کردے۔

وَحُفْرَةَ مَنْ حَفَرَلِیْ وَاقِعاً فِیْهَا وَمَنْ نَصَبَ لِیْ شَبَکَۃَ الْخِدَاعِ اِجْعَلَهٗ یَا سَیِّدِیْ مَسَّاقاً اِلَیْهَا وَمُصَادًّا فِیْهَا وَاَسِیْراً لَدَیْهَا

ترجمہ: اور جو میرے لئے گڑھا کھودے اُس کو اُس میں گرادے اور گرفتار کردے اور جو میرے لئے دھوکے کا جال بچھائے اے میرے سردار! اُس کو اُسی حال کی طرف لے جا اور اُسی میں پھنسادے اور اُسی میں گرفتار کردے۔

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ کٓهٰیٰعٓصٓ اَکْفِنَاهَمَّ الْعِدَا وَلَقِّهِمَّ الرَّدَا

ترجمہ: اے اللہ! مجھے حروفِ مقطعات کٓهٰیٰعٓصٓ کی قسم ہے دشمن کے بُرے ارادوں کے مقابلہ میں تو ہی ہمیں کافی ہے اُنہیں ہلاکت سے دوچار کر۔

وَاجْعَلْهُمْ لِکُلِّ حَبِیْبٍ فِدًا وَسَلِّطْ عَلَیْهِمْ اجِلِ النِّقْمَةِ فِی الْیَوْمِ وَالْغَدَا

ترجمہ: اور انہیں اپنے ہر دوست پر قربان کرا اور اُن پر فوری انتقامی سزا آج کل ہی نافذ کردے۔

اَللّٰهُمَّ بَدِّدْ شَمْلَهُمْ ۔ اَللّٰهُمَّ فَرِّقْ جَمْعَهُمْ۔ اَللّٰهُمَّ اَقْلِلْ عَدَدَهُمْ

ترجمہ: اے اللہ! اُن کا شیرازہ بکھیر دے اُن کی جماعت میں تفرقہ ڈال دے اور اُن کی تعداد کم کردے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الدَّائِرَةِ عَلَیْهِمْ اَللّٰهُمَّ اَوْصِلِ الْعَذَابَ اِلَیْهِمِ

ترجمہ: اے اللہ! ان کو مصائب میں گھیر لے اور ان پر عذاب پہنچادے۔

اَللّٰهُمَّ اَخْرِجْهُمْ عَنْ دَائِرَةِ الْحِلْمِ وَاسْلُبْهُمْ مَدَدَ الْاِمْهَالِ

ترجمہ: اے اللہ! اُن کو اپنے حلم کے دائرہ سے نکال باہر کر اور اُن سے اپنی مہلت کی امداد سلب کر۔

وَغُلَّ اَیْدِیْهِمْ وَارْبِطْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَلَا تُبَلِّغْهُمُ الْاٰمَالَ

ترجمہ: اور اُن کے ہاتھ جکڑ دے اُن کے دلوں کو باندھ دے اور اُنہیں اُن کی اُمیدوں تک نہ پہنچا۔

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ مَزَّقْتَ لِاَعْدَائِكَ

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمارے دشمنوں کو اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے کردے۔

اِنْتِصَارًا لِاَنْبِیَائِكَ وَرُسُلِكَ وَاَوْلِیَائِكَ (تین بار)

ترجمہ: جیسے تو اپنے پیغمبروں، رسولوں اور اولیاء کی مدد کرتے ہوئے اُن کے دشمنوں کے ٹکڑے ٹکڑے کرتا رہا۔

اَللّٰهُمَّ اِنْتَصِرْلَنَا اِنْتِصَارِكَ لِاَحْبَابِكَ عَلٰی اَعْدَائِكَ

ترجمہ: اے اللہ! ہمارا انتقام لے جیسے تو اپنے محبوب بندوں کا انتقام اپنے دشمنوں سے لیتا رہا۔

اَللّٰھُمَّ لَاتُمَکِّنْ الْاَعْدَاءَ فِیْنَا وَلَاتُسَلِّطْھُمْ عَلَیْنَا بِذُنُوْبِنَا (تین بار)

ترجمہ: اے اللہ! تو ہم پر ہمارے دشمنوں کو مسلط نہ فرما اور نہ ہمیں ہمارے گناہوں کے بدلے میں اُن کے حوالے فرما۔

حٰمٓ۔حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ اَلْاَمْرُوَجَآءَ النَّصْرُ فَعَلَیْنَا لَا یُنْصُرُوْنَ

ترجمہ: معاملہ شدت اختیار کر چکا ہے اور مدد آ پہنچی ہے اب ہمارے خلاف دشمنوں کی امداد نہ ہوگی۔

حٰمٓ۔عٓسٓقٓ۔ حِمَایَتُنَا مِمَّا نَخَافُ

ترجمہ: حم۔عسق ہماری حمایت کریگی اُس چیز سے جس سے ہم خوفزدہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ قِنَا شَرَّ الْاَسْوَاءِ وَلَا تَجْعَلْنَا مَحْلًا لِّلْبَلْوٰی

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں بدیون کی شرارت سے بچا اور ہمیں آزمائش کا مورد نہ بنا۔

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنَا اَمَلَ الرَّجَاءِ وَفَوْقَ الْاَمَلِ

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں ہماری توقعات عطا فرما بلکہ ہماری توقعات سے بالاتر نعمت عطا فرما۔

یَاھُوَ یَاھُوَ یَاھُوَ یَا مَنْ بِفَضْلِہٖ نَسْئَلُکَ الْعَجْلَ الْعَجْلَ اِلٰھِیْ اَلْاِجَابَۃِ الْاَجَابَۃِ

ترجمہ: اے خدا! اے خدا! اے خدا! اے وہ کہ تیرے فضل وکرم سے تیری فوری امداد۔فوری قبولیت کی التجا کرتے ہیں۔

مَامَنْ اَجَابَ نُوْحاً فِیْ قَوْمِہٖ وَیَا مَنْ نَصَرَ اِبْرَاھِیْمَ عَلٰی اَعْدَائِہٖ

ترجمہ: اے وہ کہ تُو نے حضرت نوح (علیہ السلام) کی دُعا اُن کی قوم کے متعلق قبول فرمائی۔اے وہ کہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی اُن کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد فرمائی۔

وَیَا مَنْ رَدَّ یُوْسُفَ عَلٰی یَعْقُوْبَ یَا مَنْ کَشَفَ ضَرُّ اَیُّوْبَ

ترجمہ: اے وہ کہ تو نے حضرت یوسف (علیہ السلام) کو حضرت یعقوب (علیہ السلام) سے ملا دیا۔اے وہ کہ تو نے حضرت ایوب (علیہ السلام) کی مصیبت دور فرمائی۔

یَا مَنْ اَجَابَ دَعْوَۃَ زَکَرِیَّا یَا مَنْ قَبِلَ تَسْبِیْحَ یُوْنُسَ بْنَ مَتّٰی

ترجمہ: اے وہ کہ تو نے حضرت زکریا (علیہ السلام) کی دعا قبول کی۔اے وہ کہ تو نے حضرت یونس بن متّٰی کی تسبیح قبول فرمائی۔

نَسْئَلُکَ بِاَسْرَارِ ھٰذِہِ الدَّعْوَاتِ اَنْ تَتَقَبَّلَ مَابِہٖ دَعْوَنَاکَ

ترجمہ: اور ہم ان دعاؤں کے اسرار کے طفیل تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول فرما۔

وَاَنْ تُعْطِیَنَا مَا سَئَلْنَاکَ اَنْجِزْلَنَا وَعْدَکَ الَّذِیْ وَعَدْ تَّہٗ لِعِبَادِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ

ترجمہ: اور یہ کہ جو ہم مانگتے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اپنا وعدہ جو تو نے مومن بندوں سے کر رکھا ہے اُسے پورا فرما۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

ترجمہ: کوئی معبود نہیں سوا تیرے، پاکی ہے تجھ کو بے شک مجھ سے بے جا ہوا۔

اَنْقَطَعَتْ اٰمَالُنَا وَعِزَّتِكَ اِ لَّا مِنْكَ

ترجمہ: ہماری تمام اُمیدیں ختم ہوگئی ہیں۔ مجھے تیری عزت کی قسم ہے صرف مجھے تجھ سے اُمید ہے۔

وَخَابَ رَجَا ؤُنَا وَحَقِّكَ اِلَّا فِیْكَ اِنْ اَبْطَاَتْ غَارَةُ الْاَرْحَامِ وَابْتَعَدَتْ فَاَقْرَبُ الشَّیْءِ مِنَّا غَارَةُ اللّٰهِ

ترجمہ: اور ہماری توجہات سب سے ناکام ہوگئیں۔صرف تجھ سے توقع باقی ہے اگر ہمارے متعلقین کی غیرت سرد پڑ گئی ہے اور دُور ہوگئی ہے تو کوئی بات نہیں۔سب سے قریب شے ہمارے لئے تیری غیرت ہے۔

یَاغَارَةَ اللّٰهِ جِدَّ ی السَّیْرَ مُسْرِعَةً فِیْ حَلِّ عُقْدَتِنَا

ترجمہ: اے اللہ کی غیرت! فوری پہنچ اور ہماری مُشکل حل کر۔

یَا غَارَةَ اللّٰهِ عَدَتِ الْعَادُوْنَ وَجَارُوْا وَرَجَوْنَا اللّٰهَ مُجِیْراً وَکَفیٰ بِاللّٰهِ وَلِیّاً وَکَفیٰ بِاللّٰهِ نَصِیْراً

ترجمہ: اے اللہ کی غیرت! ظالموں نے ہم پر زیادتی کی اور ظلم کیا اور ہم نے اللہ سے مدد مانگی جو مدد کرنے والا ہے اور پناہ دینے والا ہے۔اللہ ہی کافی ہے کارساز و مددگار۔

وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَ کِیْلُ

ترجمہ: اور ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

ترجمہ: اور کوئی قوت وطاقت نہیں مگر اللہ کی جو سب سے بڑا ہے۔

اِسْتَجِبْ لَنَا اٰمِیْنَ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا

ترجمہ: ہماری دعا قبول فرما (آمین) پس ظالموں کی جڑ کٹ جائے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَسَلَّمْ

ترجمہ: اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لائق ہیں جو پروردگارِ عالم ہے،اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آل اور اُن کے اصحاب پر صلوٰۃ وسلام ہو۔

☆......☆......☆